شذرات

اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن اور دین حق دے کر انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا جس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ دین اسلام کو جملہ ادیان پر غلبہ ہو اور وہ شہنشاہ جو انسانیت پر مظالم ڈھا رہے ہیں ان کا قلع و قمع ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دین کے قیام اور اس کی حفاظت کے سلسلہ میں آپؐ سے نصرت و مدد کا وعدہ کیا اور قرآن حکیم کا یہ ارشاد "انا لہ لحافظون" اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے: اللہ تعالیٰ کی اس نصرت و برکت سے آپؐ کا دین آپ کے صحابہ کرام کے دور میں تمام ادیان پر غالب آیا اور کسریٰ و قیصر جیسے شہنشاہ جو کہ دین مجوس اور دین مسیحت کی نمایندگی کر رہے تھے ان کا خاتمہ ہو گیا۔ دین اسلام کی اشاعت کا سب سے پہلے شاہ ولی اللہ صاحب کی نظر میں اصل مقصود یہ تھا کہ عرب و عجم کے رہنے والوں اور ظلم و فساد کا پوری طرح قلع قمع کر دیا جائے۔

شاہ صاحب کے ہاں دین محمدی کی دو حیثیتیں ہیں: ایک ظاہری اور دوسری باطنی جہاں تک دین کی ظاہری حیثیت کا تعلق ہے اس کا مقصود مصلحت عامہ کی نگہداشت اور اس کی دیکھ بھال ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ وہ احکام و معاملات جو اس مصلحت عامہ کے لئے بطور ذرائع اور اسباب کے ہیں ان کا قیام عمل میں لایا جائے اور ان کی اشاعت میں کوشش کی جائے اور جن چیزوں سے مصلحت عامہ پر زد پڑتی ہو اور جن امور کی وجہ سے اس مصلحت عامہ میں تحریف ہوتی ہو، ان کو سختی سے روکا جائے۔ دین کی سب سے بڑی اہم حیثیت یہی ہے جس سے عوام سے براہ راست واسطہ پڑتا ہے۔

دین کی باطنی حیثیت اس سے عبارت ہے کہ نیکی و طاعت کے کاموں سے دل پر جو اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کے احوال و کوائف کی تحصیل دین کی باطنی حیثیت کا مقصود

اور نصب العین ہے۔

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو ان سے حفاظت دین کا جو وعدہ کیا گیا تھا آپ کی وفات کے بعد اس وعدہ حفاظت کی یہ دو شکلیں پیدا ہوئیں۔ وہ بزرگ جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت کی حفاظت کی استعداد ملی تھی وہ تو دین کی ظاہری حیثیت کے محافظ بنے۔ یہ فقہاء، محدثین، نمازیوں اور قاریوں کی جماعت ہے۔ چنانچہ ہر زمانے میں یہ جماعت مصروف عمل نظر آتی ہے۔ اس جماعت کو دوسرے لفظوں میں ورثۃ الانبیاء بھی بتایا گیا ہے۔

دین کی ظاہری حیثیت کا مقصود مصلحت عامہ کا خیال اور ظلم کا قلع قمع ہے۔ ہر دور میں انسانیت پر مظالم کی مختلف صورتیں رہی ہیں۔ اقتصادیات میں عوام پر مظالم کی جو اس سائنسی دور میں صورتیں نمودار ہوئی ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں۔ اس حالت میں ہم پر صرف مظالم کی پرانی صورتوں پر نظر رکھ کر ان کو دور کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لیکن جدید عصری تقاضوں کو بھی سامنے رکھنا ہے اور ان مسائل میں مصلحت کلیہ جس کا عوام سے تعلق ہے اس کو دیکھنا اشد ضروری ہے نئے دور کے عوامی تقاضوں کا ہم نے خیال نہ کیا تو دین اسلام کی ظاہری حیثیت کی حفاظت میں ہم قاصر رہ جائیں گے اور پھر اس کی جو بھیانک شکل الحاد لادینیت کی صورت میں سامنے آرہی ہے وہ الہٰی عذاب سے کسی صورت کم نہیں ہے اس لحاظ سے ہمیں اپنے فروعی اور خود ساختہ اختلافوں کو دور پھینک کر آگے بڑھنا ہے اور نئے مسائل کے متعلق مل کر سوچنا ہوگا۔

دین کی ظاہری حیثیت جس کو خلافت ظاہرہ کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔ اس میں شاہ ولی اللہ صاحب عدل و انصاف پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ ملک کا خراج بزور وصول کرکے مستحقین کو پہنچانا، مصارف عامہ میں خرچ کرنا اور عدالت کا نظام بزور قائم کرکے مظلومین کی حمایت کرنا، شاہ صاحب کے ہاں اس کے اہم اجزاء ہیں۔

سندھ میں اسلام کا بین الاقوامی پیغام برصغیر کے اندر سب سے پہلے پہنچا اور برصغیر